



سوال

(296) زانی مرد یا عورت سے شادی باطل ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس آیت کریمہ کے معنی کیا ہیں؟

الزانی لا ینبغ الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینبغھا الا زان او مشرک وحرّم ذلک علی المؤمنین ۳ ... سورة النور

”زانی مرد سوائے زانیہ یا مشرکہ کے کسی سے شادی نہیں کر سکتا اور زانیہ سے بھی سوائے زانی یا مشرک مرد کے اور کوئی شخص نکاح نہیں کر سکتا، اور یہ (بدکاروں سے نکاح) اہل ایمان (تمام مسلمانوں) کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔“

کیا اس جرم کے ارتکاب کی وجہ سے ایمان ختم ہو جاتا ہے اور انسان مشرک ہو جاتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب ہم اس آیت کریمہ کو پڑھتے ہیں، جس کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو ذکر فرمایا ہے:

وحرّم ذلک علی المؤمنین ۳ ... سورة النور

”اویہ مومنوں پر حرام ہے۔“

توان الفاظ سے ہم زانی مرد اور عورت کے نکاح کی حرمت کا حکم اخذ کرتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی زانیہ عورت سے شادی کرے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ کسی زانی مرد کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے اور جب ہم نے یہ جان لیا کہ

وحرّم ذلک علی المؤمنین ۳ ... سورة النور

تو جو شخص اس جرم کا ارتکاب کرے اگر وہ اس کی حرمت کو جانتا ہے اور اس حکم کو جانتے ہوئے محض اپنی خواہش نفس اور شہوت سے بدکار عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ بھی زانی



ہوگا کیونکہ اس نے ایک ایسا حرام عقد کیا ہے جس کے بارے میں وہ یہ جانتا بھی ہے کہ یہ حرام ہے اور یہ معلوم ہے کہ عقد حرام شرمگاہ کو اس سے لطف اندوز ہونے کو جائز قرار نہیں دیتا۔ لہذا اس آدمی کے اس بدکار عورت کی شرمگاہ کو حلال سمجھنے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اس سے نکاح کرنا حرام ہے، نکاح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس کا یہ فعل زنا ہے، یا اس کی صورت یہ ہوگی کہ وہ اس حکم کو نہیں مانتا ہوگا اور کتنا ہوگا کہ اس عورت سے شادی بالکل حرام نہیں بلکہ حلال ہے تو اس صورت میں وہ مشرک ہوگا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شارع بنا وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بن بیٹھا، اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أَمْ لَمْ تُشْرِكُوا مَشْرَعًا لَمْ يَأْذَنَ بِهِ اللَّهُ ... سورة الشوری

”کیا وہ ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔“

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو اس کے بندوں کے لئے دین کی ایسی باتیں لہجہ کرتے ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا، شریک قرار دیا ہے تو یہ آدمی جس نے اپنے لئے زانیہ کو حلال قرار دے لیا ہے اور اس سلسلے میں حکم شرعی کی پابندی نہیں کی تو یہ مشرک ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ زانیہ سے نکاح کرنے والا اگر اسے حرام جانتا اور مانتا ہے تو وہ زانیہ ہوگا اور اگر وہ اسے حرام نہیں سمجھتا بلکہ اس کی حرمت کا منکر ہے تو وہ مشرک ہوگا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام کو حلال قرار دے لیا ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لَا يَنْجِيهِمُ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ... سورة النور

”بدکار عورت کو بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لاتا۔“

اگر یہ شخص بدکار عورت سے نکاح کی حرمت کو جانتے بوجھے ہوئے نکاح کرتا ہے تو یہ زانیہ ہے اور اگر یہ حرمت کو نہیں مانتا تو یہ مشرک ہے یہی بات ہم اس شخص کے بارے میں کہیں گے جو کسی زانیہ مرد سے اپنی بیٹی کا نکاح کرتا ہے ہاں البتہ توبہ کرنے سے یہ حکم ختم ہو جائے گا یعنی اگر بدکار مرد اور عورت بدکاری سے توبہ کر لیں تو ان سے زانیہ کا وادھت زائل ہو جائے گا جس طرح توبہ کرنے اور فسق ترک کرنے سے فسق کا وادھت زائل ہو جاتا ہے لہذا اگر زانیہ مرد و عورت توبہ کر لیں تو پھر نکاح حلال ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 274

محدث فتویٰ